سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 11-دسمبر 2018

(یوم الثلاثہ، 3-ربیع الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 7

501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز، سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 4-دسمبر 2018 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

سیدہ زہرا نقوی: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- راجہ یاور کمال خان: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اضلاع سے ڈومیسائل کے اجراء کو فی الفور بند کیا جائے اور قومی شناختی کارڈ کو ڈومیسائل بھی قرار دیا جائے۔

2- محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔

502

3- جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

4- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈینگی سے بچاؤ کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔

5- جناب ساجد احمد خان: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر واستقامت کے لئے دُعاگو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہو گی۔

یہ ایوان، اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دُعا کرتا ہے۔

503

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل، 11-دسمبر 2018

(یوم الثلاثہ، 3-ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ‌ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ
مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ
اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ‌ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ
عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ‌ۚ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدتَّنَا
عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۱۹۴﴾

سُوۡرَۃُ آل عِمران آیات 192 تا 194

اے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (192) اے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا (193) اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا (194)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خُدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیزاور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج محکمہ جات مال وکالونیزاور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر سوال نمبر32 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کی کارکردگی اور تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*32: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر موجود ہیں؟

(ب) ان کی کارکردگی کیسی ہے؟

وزیر مال وکالونیز(ملک محمد انور):

(الف) صوبہ بھر میں152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر موجود ہیں۔

(ب) لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ:

"صوبہ بھر میں152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں۔"

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں کتنے فیصد لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے علاقے،چکوک یا اضلاع کا لینڈ ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو سکا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: .Very good question جی،منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ سوال گوجرانوالہ کے بارے میں تھا۔ پورے پنجاب کے ہر تحصیل ہیڈکوارٹر میں کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں اور تحصیل ہیڈکوارٹرز سے ہٹ کر لاہور اور راولپنڈی میں ایڈیشنل اربن سنٹرز بنائے گئے ہیں۔ 152 تحصیل ہیڈکوارٹرز میں ریگولر کمپیوٹر سنٹرز ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے دوبارہ ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں کہ جز (الف) کا سوال ہے کہ صوبہ میں کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں اس کا جواب یہ آیا ہے کہ صوبہ بھر میں 152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ 152 تحصیل ہیڈکوارٹر لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز پورے صوبہ کو cater کرتے ہیں اور اگر یہ کمپیوٹر سنٹرز پورے صوبہ کو cater نہیں کرتے تو کتنی ایسی تحصیلیں ہیں جہاں پر ابھی لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور): جناب سپیکر! 152 لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز 92 فیصد پنجاب کو cover کر رہے ہیں صرف 8 فیصد بقایا ہے جس کے لئے مختلف stages پر کمپیوٹرائزیشن کا عمل جاری ہے۔ بعض جگہ پر ریکارڈ کی کمی ہے، بعض جگہ پر availability نہیں ہے مگر 92 فیصد کام ہو چکا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف بتا دیں کہ یہ لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام کب شروع ہوا اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ کام 2008 میں شروع ہوا تھا اور اس پر کافی کام مکمل ہو چکا ہے جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ تقریباً 92 فیصد کام مکمل ہے اور باقی ماندہ 8 فیصد پر کام جاری ہے۔ کوشش کر رہے ہیں کہ باقی 8 فیصد کو بھی انشاء اللہ جلد از جلد مکمل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف اس کام کی تکمیل کا کوئی time frame دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! جب میں بات کروں گا تو پھر بات دوسری طرف چلی جائے گی۔ 2008 سے 2018 تک کس کی حکومت تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز! آپ ایک time frame دے دیں کہ 8 فیصد جو کام باقی ہے وہ کتنے عرصے میں مکمل ہو جائے گا؟

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس میں بہت سارے مسائل ہیں کسی سنٹر پر ریکارڈ available نہیں ہے، کسی جگہ tempering ہوئی ہے تو اُن ساری چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم جلد از جلد یہ کام کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! الحمد للہ یہ جس طرف مرضی چلے جائیں یہ ہماری حکومت تھی جس نے 2008 سے 2018 تک 92 فیصد کام مکمل کیا اور اب باقی کام صرف 8 فیصد ہے تو کب تک یہ کام مکمل کر لیں گے اس کا کوئی time frame تو دے دیں؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک اور ضمنی سوال کر لیتا ہوں کہ جز(ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ لینڈ ریکارڈ سنٹرز کی کارکردگی تسلی بخش ہے تو میں on the floor of the House آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔ وہاں پر لوگ بے چارے جاتے ہیں کسی کا خسرہ گرداوری (الف) نہیں ہے اور کسی کا (ج) نہیں ہے تو جب اُنہوں نے فرد لینا ہوتی ہے تو انہیں چار چار، چھ چھ دن حال و بے حال ہونا پڑتا ہے تو کیا اس طرح کے مسائل حل کرنے کے لئے پی ٹی آئی کی حکومت کوئی اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں یہ 2008 سے 2018 تک کی کارکردگی ہے جو کام ان کی حکومت نے دس سالوں میں کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ہم سے 100 دن کا پوچھتے ہیں تو ان 100 دن کے دوران لاہور میں پنجاب کیبنٹ کی جو پہلی میٹنگ ہوئی تھی جس میں وزیراعظم جناب عمران خان بھی تھے تو اُس میٹنگ میں چیف منسٹر نے یہ حکم دیا تھا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں بہت زیادہ رش ہو گیا ہے جس کے باعث ہم لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز کو قانون گو level تک لے کر جا رہے ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہم آئندہ ایک ماہ کے اندر اندر 102 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز launch کر رہے ہیں تو اس طرح کے مسائل میں کافی حد تک کمی آ جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 153 محترمہ مسرت جمشید کا ہے اس کا جواب ہی نہیں آیا ہوا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب میرے پاس موجود ہے میں نے اس سوال کے جواب کو deliberately table نہیں کیا۔
Because I was not satisfied with the answer.

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ چار گھر ہیں جنہیں چیف منسٹر کا camp office declare کیا گیا تھا تو صرف ایک محکمہ نے اس period میں ان چار گھروں پر تقریباً نصف ارب روپیہ لگایا تو چونکہ اس میں اور محکمہ جات بھی شامل ہیں میں نے کہا ہے کہ اس سوال کا detailed answer دیا جائے تاکہ اُس کی مکمل تفصیل سے اس معزز ایوان کو آگاہ کیا جاسکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 90 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*90: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا آغاز کب کیا گیا؟

(ب) کیا ضلع گوجرانوالہ میں یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جاچکا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ کتنا تھا اور اس کی مدت تکمیل کیا تھی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کسی کمپنی کی خدمات بھی لی گئی تھیں؟

(ہ) اگر مذکورہ ضلع میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تو اب پٹواری حضرات کون کون سی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(و) مذکورہ ضلع میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے میں کن کن مشکلات اور مافیا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا آغاز دسمبر 2011 میں کیا گیا۔

(ب) اب تک ضلع گوجرانوالہ میں بانوے فیصد ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن مکمل کی جا چکی ہے اور باقی کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ ضلع میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ 130,584,120 روپے تھا اور اس کی مدت تکمیل 4 سال 6 ماہ تھی۔

(د) جی ہاں! لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کمپنی کی خدمات بھی لی گئی تھیں۔

(ہ) اب پٹواری حضرات فیلڈ ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جیسے گرداوری وغیرہ۔

(و) ریکارڈ کی عدم دستیابی اور اغلاط پر مبنی مرتب شدہ ریکارڈ کی وجہ سے مشکلات کا سامنا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کی مدت تکمیل چار سال چھ ماہ تھی اور اڑھائی سال کا عرصہ اوپر ہو گیا ہے لیکن ابھی تک لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن مکمل نہیں ہو سکی۔ مزید یہ کہ اس منصوبے کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی کیا یہ ساری رقم خرچ ہو چکی ہے، اس میں سے کچھ lapse ہوئی ہے یا اس منصوبے کی تکمیل کے لئے کچھ اور رقم کی demand کرنی پڑی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس منصوبے کی مدت تکمیل ختم ہو چکی ہے اور delay اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے ساتھ ملحقہ آبادیاں اور کچھ چکوک کی urbanization ہو گئی ہے وہاں پر کافی ساری زمینیں فروخت ہو گئی ہیں جن پر لوگوں نے مکانات وغیرہ بنا لئے ہیں اُس وجہ سے وہاں پر problem آ رہی ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً 11 کروڑ 43 لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور باقی رقم اس منصوبے کی کمپیوٹرائزیشن پر استعمال ہو گی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (د) کا جواب ہے کہ جی ہاں! لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کمپنی کی خدمات لی گئی تھیں تو جب کسی سے خدمات لی جاتی ہیں تو کوئی معاہدہ تحریر کیا جاتا ہے اور کوئی شرائط طے کی جاتی ہیں۔ یہ معاہدہ کس کمپنی سے کیا گیا تھا اور یہ معاہدہ کن شرائط پر ہوا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مال و کالونیز!

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! ایک کمپنی NCBMS ہے جس کے ساتھ اس کا معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے تحت انہوں نے سارا کام مکمل کرنا ہے جو بقایا رہتا ہے اس کی ادائیگی بھی نہیں ہوئی۔ وہ جب کام مکمل کریں گے تو ادائیگی ہو جائے گی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! معاہدے کی شرائط نہیں بتائی گئیں کہ کیا قواعد و ضوابط طے کئے گئے تھے۔

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! معاہدے کی شرائط اس وقت available نہیں ہیں۔ محرک مجھ سے رابطہ کر لیں میں ان کو اس کی کاپی فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس کی کاپی محرک کو فراہم کر دیں۔ اگلا سوال نمبر 154 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 460 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

وزیر قانون! کچھ سوالات کے جوابات نہیں آئے۔ ان میں سوال نمبر 460 اور سوال نمبر 354 بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سوال نمبر 354 کا تو میں نے جواب دینا ہے۔ سوال نمبر 460 میرے متعلقہ نہیں ہے اس کا جواب کالونیز و مال سے متعلقہ منسٹر دیں گے۔

وزیر مال و کالونیز(ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس میں ڈیم کے لئے acquire کیا گیا رقبہ بہت زیادہ ہے۔ اس کی تفصیلات ابھی آنی ہیں۔ ہم نے راولپنڈی سے منگوائی ہوئی ہیں جونہی آئیں گی ہم جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنے سٹاف کو کہیں کہ اس معاملے میں active ہوں اور ہاؤس کو seriously لیں۔ اگلا سوال نمبر 354 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس جواب موجود ہے۔ یہ جواب دیر سے آیا تھا۔ آپ حکم دیں گے تو میں جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 354 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 603 ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے وزیر اعلیٰ سے سوال پوچھا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس سوال کا جواب کون صاحب دیں گے یا انہوں نے کس کو authorize کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ اب آپ سوال پوچھیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کی گروپ انشورنس سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*541: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے سرکاری ملازمین سے متعلقہ گروپ انشورنس سکیم واحد سکیم ہے جس کے حصول کے لئے ملازم کا دوران سروس یا بعد از ریٹائرمنٹ پانچ سال کے اندر فوت ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں زندہ بچ جانے والے ملازمین کی کٹوتی کی رقم کا استعمال کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ عرصہ کے بعد زندہ بچ جانے والے ملازمین کو دیگر انشورنس پالیسیوں کی طرز پر بوقت ریٹائرمنٹ رقم کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازم کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پاجانے پر اس کے اہلخانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

(ب) جز (الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پاجانے والے سرکاری ملازم کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی کٹوتی کی رقم گروپ انشورنس کمپنی کو جاتی ہے اور گروپ انشورنس کمپنی agreement کے تحت کٹوتی کی بنیاد پر گروپ انشورنس کی رقم وفات پاجانے والے ملازمین کے لواحقین کو ادا کرتی ہے۔

(د) گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے تاہم سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی رقم ادائیگی کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! یہ ایک نہایت اہم نوعیت کا سوال ہے۔ میرے سوال کے جز (د) میں جواب دیا ہے کہ:

> "گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے۔ موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے تاہم سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی رقم ادائیگی کی سکیم زیر غور نہ ہے۔"

جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کو اپنا ریکارڈ درست کرنا چاہئے۔ انہوں نے جو کہا ہے کہ کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے تو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میں سابقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کا چیئرمین تھا اور چار فاضل ممبران اس معاملہ کے محرک تھے۔

اسی طرح کا سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا، کمیٹی نے تقریباً ڈیڑھ دو سال میٹنگز کیں، محکمہ خزانہ، محکمہ قانون، محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اور اکاؤنٹنٹ جنرل کو onboard لیا گیا۔ ان سب نے مل کر تمام انشورنس کمپنیوں کو onboard لیا۔ یہاں اسمبلی چیمبر میں یہ ریکارڈ موجود ہے کہ ہم آخر میں ایک اچھے فارمولا پر آ گئے تھے کہ محکمہ ایک نیا ڈرافٹ بنا کر کمیٹی کے سامنے لائے گا لیکن اس کے بعد گورنمنٹ ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کہا گیا ہے کہ کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے تو یہ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ کیا آپ نے اس بات کا نوٹس لیا ہے؟ اگر نہیں لیا تو اس بات کا ضرور نوٹس لیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ اگر میں غلط ہوں تو آپ مجھے سزا دیں اگر جواب دینے والے غلط ہیں تو ان کو سزا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے جو جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرایا تھا وہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ تاہم سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی رقم ادائیگی کی سکیم زیر غور ہے۔

جناب سپیکر! مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ یہ clerical mistake on the part of Assembly Secretariat ہے کہ انہوں نے زیر غور کے ساتھ "نہ" کا لفظ اضافی لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں استدعا کروں گا کہ اس کو amend کر لیا جائے۔ یہ باقاعدہ زیر غور ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سکیم کے رولز میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ معزز ممبر نے جس طرح فرمایا ہے کہ یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کے زیر غور تھا اور اس کے بعد گورنمنٹ ختم ہو گئی۔ میں نے وہ ڈرافٹ کل دیکھا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ڈرافٹ کو ہم take up کریں گے۔ اس میں مزید ترامیم لائیں گے اور جو ملازمین ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان کو گروپ انشورنس سے رقم ملے۔ ہم یہ تبدیلی اس میں لانا چاہ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تبدیلی آئے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑا ہی اچھا کہا ہے کہ یہ mistake ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ محکمہ جات اس چیز کا بغور جائزہ نہیں لیتے، ریکارڈ کو نہیں دیکھتے اور ایوان میں جواب لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی منسٹر صاحب کوئی فارمولہ بنائیں گے کہ ان کو سزا دی جا سکے یا ان کو پوچھا جائے کہ اس اعلیٰ ایوان میں کیوں غلط بیانی لکھ کر لاتے ہیں جبکہ ہر محکمہ میں اس کی فائل موجود ہے۔ اس کی فائل محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن میں بھی موجود ہے اور یہاں اسمبلی چیمبر میں بھی اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر! آپ minuets نکال کر دیکھیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے۔ یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے، یہ گریڈ 1 سے 22 تک کے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے categorically explanation دی ہے اور میں نے معزز ممبر سے اتفاق کیا ہے کہ ان کا فرمانا درست ہے۔ یہ چیز حکومت کے زیر غور ہے اور ہم اس میں ترامیم لے کر آئیں گے۔ میں تو ان کے مؤقف کی تائید کر رہا ہوں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ زیر غور ہے چلیں ایسا ہی ہو گا۔ یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس میں سابقا سٹینڈنگ کمیٹی نے دو سال کا وقت دیا ہے اس میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز کے لوگ بھی شامل تھے اور اس کمیٹی نے ہر آدمی اور انشورنس کمپنیوں کو بھی onboard لیا ہے۔ اسٹیٹ لائف سابقا انشورنس کمپنی تھی اور اب پوسٹل انشورنس کمپنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس سوال کو سپیشل کمیٹی یا کسی اور کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ جہاں سے یہ سلسلہ ختم ہوا ہے وہیں سے شروع ہو سکے کیونکہ یہ pure ملازمین کے حق کا مسئلہ ہے۔ اگر ان ملازمین کو تمام سکیموں سے ریٹائرمنٹ کے بعد پیسے ملتے ہیں تو گروپ انشورنس کے پیسے بھی ملنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں، میں پھر at the cost of repetition یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ملازمین کی وفات کے بعد ان کی فیملی کو اور ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو انشورنس کی رقم ملنی چاہئے تو میں نے ان کے مؤقف سے اتفاق کیا۔

جناب سپیکر! میں نے کمیٹی کی رپورٹ کو بھی acknowledge کیا کہ واقعتاً یہ رپورٹ موجود ہے اور ہم اس رپورٹ سے استفادہ کر رہے ہیں اور اس کو مزید بہتر بنا کر انشاء اللہ law میں amendment لے کر آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اب ہم اگلے سوال پر آتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں بھی ممبر ہوں آپ اس معاملے پر کوئی decision لے کر دیں۔ منسٹر صاحب نے بہت اچھا بیان دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ بہت اہم نوعیت کا ہے اس سوال کو آپ pending کر دیں یا کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ ensure کروایا ہے کہ جو بھی معاملہ ہے اس کو ہم بہتر طریقے سے آگے لے کر آئیں گے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے سوال کا جواب دے دیا ہے۔ چودھری صاحب! اب آپ مہربانی کر کے اپنے اگلے سوال پر آ جائیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 542 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کے گروپ انشورنس کی کٹوتی اور منافع سے متعلقہ تفصیلات

*542: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2017-18 (2 سال) میں گریڈ 1 تا 15 کے سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی گئی رقم کی تفصیل اور ملازمین کی تعداد سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں دوران سروس سرکاری ملازمین کے فوت ہونے کی صورت میں گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہر ایک فوت شدہ سرکاری ملازم کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم میں مرحوم ملازم کی اپنی کٹوتی شدہ رقم کتنی تھی اس رقم پر منافع کتنا تھا اور حکومت / انشورنس کمپنی کا حصہ کتنا تھا؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم کی انویسٹمنٹ سے حاصل ہونے والے منافع کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی انشورنس کی رقم کی کٹوتی پر لگنے والے منافع اور مرحوم ملازمین کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے تاہم مالی سال 17۔2016 اور 18۔2017 میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	کٹوتی شدہ رقم
2016-17	900,671,505
2017-18	957,045,492

نوٹ: سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی ماہانہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 17۔2016 تا مالی سال 18۔2017 میں وفات پانے والے ملازمین کے گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازم کے متعلقہ اکاؤنٹس آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے آتی ہے یہ رقم براہ راست

اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آفس سے انشورنس کمپنی کو ادا کر دی جاتی ہے اور اس کی سرمایہ کاری نہ کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں گروپ انشورنس کی کٹوتی شدہ رقم بطور پریمیم انشورنس کمپنی کو ادا کر دی گئی اور کوئی سرمایہ کاری نہ کی گئی اس طرح اس رقم سے ویلفیئر بورڈ نے کوئی منافع نہیں کمایا۔

(ہ) اس جز کے جواب کے لئے جز(ب)اور(د) کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا جز(الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے تاہم مالی سال17-2016اور18-2017میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ جب کسی ملازم کو انشورنس کی رقم دیتے ہیں تو اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ہوتی ہے لیکن جب آپ ان ملازمین کی علیحدہ علیحدہ کٹوتی کرتے ہیں تو اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل کیوں نہیں دی گئی اور وہ تفصیل کیوں نہیں ہوتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم نے group wise detail دی ہے گریڈ 1 سے لے کر گریڈ 4، گریڈ 5 سے لے کر گریڈ10، گریڈ11 سے لے کر گریڈ15، گریڈ16 اور گریڈ17 کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی گئی ہے، یہ رقم deduct ہو جاتی ہے اور وہ انشورنس کمپنی کے پاس چلی جاتی ہے تو اس کی individual detail نہیں دی جا سکتی کہ کس شخص کے کتنے پیسے وہاں پر موجود ہیں، یہ مجموعی طور پر رقم ایک جگہ جمع ہوتی ہے اور فوتیدگی کی صورت میں وہ claim دیا جاتا ہے لہٰذا claims کی تفصیل ہمارے پاس موجود ہے، یہی طریق کار چلا آ رہا ہے اور اسی پر ہم بھی عملدرآمد کر رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں پھر وہی بات دہراؤں گا شاید میں منسٹر صاحب کو اپنی بات سمجھانے سے قاصر ہوں۔ گریڈ1 سے لے کر گریڈ22 تک کسی بھی گورنمنٹ ملازم کا حق ہے کہ اس

کو بتایا جائے کہ اس کی ریٹائرمنٹ تک یا اس سے پہلے کتنی رقم کٹوتی کی گئی اور اس رقم کو کس جگہ پر استعمال کیا گیا؟ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ اجتماعی کام ہے تو جب یہ رقم دیتے ہیں تو اس وقت یہ علیحدہ علیحدہ تفصیل دے دیتے ہیں کہ فلاں شخص گریڈ 1، گریڈ 5، گریڈ 15 اور 20 گریڈ والے کو اتنے پیسے دیئے ہیں اور جب یہ کٹوتی کرتے ہیں تو اس کی تفصیل یہاں پر کیوں نہیں پیش کی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Detail of premium deduction میرے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ مہربانی کر کے یہ تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تفصیل table پر رکھ دیتا ہوں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کوئی individually ہم سے آ کر پوچھے کہ اس کی کتنی رقم at the time of retirement deduct ہوئی ہے تو خود ہی انہوں نے اپنے سوال میں ہی یہ پوچھا ہوا کہ جو شخص ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اس کو اس کی رقم نہیں ملتی تو وہ پوچھتا اس لئے نہیں ہے یہ صرف اور صرف کسی بھی شخص کے فوت ہونے کی صورت میں ملتی ہے تو جب ایک آدمی کو پتا ہے کہ میری کچھ تھوڑی سی رقم deduct ہو رہی ہے تو اس deduction سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے وہ normally پوچھتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کسی individual کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں ہمارے لاکھوں ملازمین ہیں تو میں ان کو معلومات فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ Question Hour is over now. اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد شہر میں محکمہ مال کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد کی تفصیلات

59: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ مال کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) فیصل آباد شہر میں کتنے پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی بتائیں؟

(د) کس ملازم کے خلاف کس بناء پر قانونی / محکمانہ کارروائی کی جارہی ہے؟

(ہ) کتنے اور کون کون سے ملازم عرصہ تین سال سے زائد اسی شہر میں تعینات ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور):

(الف) اس وقت فیصل آباد شہر میں محکمہ مال کے چھ دفاتر ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد کے ان دفاتر میں کل 152 ملازمین تعینات ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں اس وقت ایک تحصیلدار، دو نائب تحصیلدار، تین گرداور 16 پٹواری کام کر رہے ہیں جن کے نام عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد کے اس وقت 26 ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت 22 ملازمین ایسے ہیں جن کی تعیناتی عرصہ تین سال سے زائد ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بمطابق ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) فیصل آباد جو ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان اہلکاران کی فہرست و تجویز تعیناتی تیار کر کے ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کو بھجوادی گئی ہے۔

پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر
کی تعداد اور فردیں جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

72: جناب نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

صوبہ میں کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر موجود ہیں جو زمین کی کمپیوٹرائزڈ فردیں جاری کرتے ہیں نیز ان کی کارکردگی کے حوالے سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور):

صوبہ بھر میں 152 کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر موجود ہیں۔ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

سابق وزیر اعلیٰ کو ملنے والے تحائف سے متعلقہ تفصیلات

87: محترمہ مسرت جمشید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ کو جون 2013 تا مئی 2018 کون کون سے غیر ملکی تحائف ملے۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ نے تمام تحائف سرکاری خزانے میں جمع کرا دیئے ہیں؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو کون کون سے تحائف سابقہ وزیر اعلیٰ اپنے ساتھ لے گئے اور کون کون سے جمع کروائے ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار)

(الف) پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ کو جون 2013 تا مئی 2018 کل 35 غیر ملکی تحائف ملے جن کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔

(ج) حکومت پاکستان کے مراسلہ نمبری 9/8/2004-TK مجریہ 25۔ اکتوبر 2011 کی شق 6(i) کے مطابق دس ہزار روپے تک مالیت کا تحفہ توشہ خانہ میں اندراج کے بعد وصول کنندہ شخصیت اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں، دفتر وزیر اعلیٰ پنجاب کے گفٹ ریکارڈ رجسٹر کے مطابق سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس تین تحائف ہیں جبکہ تین عدد سات کلب روڈ پر آویزاں کئے گئے ہیں اور انتیس گفٹ دفتر وزیر اعلیٰ کے سٹور میں بحفاظت رکھے ہیں۔

ضلع بھکر میں ریسکیو 1122 کے سٹاف اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

102: جناب غضنفر عباس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا منکیرہ ضلع بھکر میں ریسکیو 1122 کی سروسز کا آغاز کیا جا چکا ہے؟

(ب) ضلع بھر میں ریسکیو 1122 سروسز کے لئے کتنا سٹاف تعینات ہے اور کتنا سٹاف برائے ایمرجنسی ڈیوٹی لاہور میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) ریسکیو 1122 سروسز ضلع بھکر میں ایمبولینسز کی تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنی ایمبولینسز کے AC خراب ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ریسکیو 1122 سروسز کے ملازمین کو ان کی تعیناتی کے مقام پر واپس لانے، ایمبولینسز کو repair کرانے اور AC ٹھیک کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، نہیں! ابھی تحصیل منکیرہ میں ریسکیو اسٹیشن کا تعمیراتی کام جاری ہے۔

(ب) ضلع بھکر میں ریسکیو 1122 سروس کے لئے 184 کا سٹاف تعینات ہے اور ضلع بھکر کا لاہور میں کوئی سٹاف تعینات نہ ہے۔

(ج) ضلع بھکر میں ایمبولینسز کی تعداد 19 ہے اور ان گاڑیوں کے AC درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(د) تمام عملہ ضلع بھکر میں ہی تعینات ہے اور تمام گاڑیاں درست حالت میں کام کر رہی ہیں تاہم اگر کوئی خرابی ہو تو اُسے فوراً ٹھیک کروا دیا جاتا ہے۔

لینڈ ریکارڈ سنٹر سے فرد کے حصول کے لئے فیس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

122: جناب نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لینڈ ریکارڈ سنٹر سے زمین کی فرد ملکیت حاصل کرنے کے لئے ابتدائی طور پر کتنی فیس مقرر کی گئی تھی؟

(ب) اس فیس میں کب اور کتنا اضافہ کیا گیا؟

(ج) غریب کسانوں اور اراضی مالکان سے اب کتنی فیس وصول کی جا رہی ہے تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (ملک محمد انور):

(الف) ابتدائی طور پر فرد ملکیت حاصل کرنے کے لئے -/50 روپے فی کھتونی فیس بروئے نوٹیفکیشن نمبر 49-2010-30-LR-II مورخہ 09.01.2010 بورڈ آف ریونیو پنجاب مقرر کی گئی تھی۔

(ب)

(i) رجسٹر حقداران زمین (میزان کھیوٹ) نئے نوٹیفکیشن نمبر 786-2014/270-LR-II مورخہ 13-05-2014 کے مطابق دو کھتونیوں تک -/50 روپے اور تین یا تین سے زیادہ کھتونیوں کی صورت میں فیس -/150 روپے مقرر کی گئی۔

(ii) رجسٹر حقداران زمین تفصیل مکمل کھیوٹ کی صورت میں -/50 روپے فی کھتونی مقرر کی گئی۔

بورڈ آف ریونیو نوٹیفکیشن نمبر 1222-2017/1002-LR(1) مورخہ 10-07-2017 کے مطابق کمپیوٹرائزڈ انتقال حاصل کرنے والے بطور بنک چارجز -/100 روپے اضافی وصول کئے جاتے تھے۔

(ج) پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی نے مورخہ 23-07-2018 کو بروئے نوٹیفکیشن نمبر PLRA/PPP/10-2018 مورخہ 23-07-2018 بحوالہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی ایکٹ 2017 سیکشن 5 اور 18 کے تحت سروس چارجز بابت اجرائے فردات وانتقالات بالترتیب -/350 روپے اور -/500 روپے چارجز کا نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں بنک چارجز اور نادرا کی ویریفیکیشن کے چارجز بھی شامل ہیں۔اس وقت بورڈ آف ریونیو کے جاری کردہ فردات وانتقالات کی فیس کے علاوہ صرف مندرجہ بالا سروس چارجز وصول کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: سرکاری ملازمین کے لئے رہائش گاہوں
کی الاٹمنٹ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

241: جناب نصیر احمد: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں اس وقت سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹ کے لئے کتنی سرکاری رہائش گاہیں موجود ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی رہائش گاہیں خالی پڑی ہوئی ہیں، کیٹیگری وار تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) کیا ملازمین کو یہ رہائش گاہیں سنیارٹی لسٹ کے مطابق میرٹ پر الاٹ کی جا رہی ہیں؟

(د) موجودہ وزیر اعلیٰ نے اب تک سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کتنے ڈائریکٹوز جاری کئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار)

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت چھ جی او آرز اور پانچ سرکاری کالونیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر موجود ہے جن میں الاٹمنٹ کے لئے کل 3742 سرکاری رہائش گاہیں موجود ہیں۔

1۔ جی او آر۔I، لاہور
2۔ جی او آر۔II، بہاولپور ہاؤس لاہور
3۔ جی او آر۔III، شادمان لاہور — کل تعداد 1052
4۔ جی او آر۔IV، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور
5۔ جی او آر۔V، فیصل ٹاؤن لاہور
6۔ جی او آر۔VI، فیروزپور روڈ لاہور

1۔ وحدت کالونی لاہور
2۔ پونچھ ہاؤس کالونی ملتان روڈ، لاہور
3۔ چوہدری گارڈن اسٹیٹ، ملتان روڈ، لاہور — کل تعداد 2690
4۔ علامہ اقبال ٹاؤن، ہما بلاک، لاہور
5۔ پی اینڈ ڈی کالونی، لاہور

(ب) اس وقت کیٹیگری "C" کی 87 سرکاری رہائش گاہیں خالی پڑی ہیں جو کہ رٹ پٹیشن نمبر 177702/2009 میں لاہور ہائی کورٹ لاہور کے حکم امتناہی کی روشنی میں الاٹ نہیں کی جا رہی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کی موجودہ دور میں تمام سرکاری رہائش گاہیں سنیارٹی لسٹ کے مطابق میرٹ پر الاٹ کی جارہی ہیں اور سپریم کورٹ / ہائی کورٹ کے احکامات کی روشنی میں یہ معلومات ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔

(د) موجودہ دور حکومت میں وزیراعلیٰ پنجاب نے کوئی ڈائریکٹو جاری نہیں کیا موجودہ وزیراعلیٰ پنجاب نے مورخہ 2018-11-02 تک کل 43 مراسلات جاری کئے ہیں جن کو قانون اور پالیسی کی روشنی میں نمٹادیا گیا ہے مزید یہ کہ موجودہ دور حکومت میں وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک بھی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ نہیں کی ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میانوالی سے سی پیک گزر رہا ہے وہاں پر دو موضع جات موچ اور ہنگالوالہ ہیں۔ دونوں موضع جات آپس میں ملے ہوئے ہیں کہ موضع موچ میں زمین کا ریٹ ایک لاکھ 84 ہزار روپے جبکہ موضع ہنگالوالہ غریب کسانوں کی زمین کا ریٹ 65 ہزار روپے لگایا ہے۔

جناب سپیکر! میری محکمہ مال سے گزارش ہے کہ یہ کمشنر سرگودھا سے بات کریں اور جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور جن کا حق کھایا جارہا ہے ان کا مداوا ہو سکے۔ ایک ہی زمین ہے اور وہ ایک ہی طرح کی فصل دے رہی ہے لیکن وہاں انہوں نے زمینوں کے ریٹ مختلف کر دیئے ہیں ایک موضع کا ریٹ ایک لاکھ 84 ہزار روپے جبکہ دوسرے کا 65 ہزار روپے کر دیا ہے تو یہ غریب لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے تو اس پر مہربانی فرما کر کوئی حکم صادر فرمائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 148/18 جناب امجد محمود چودھری کی ہے ان کی تحریک التوائے کار pending کی تھی۔ جی، آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

راولپنڈی کے علاقہ میں اٹک آئل ریفائنیری سے عوام کو مسائل کا سامنا

جناب امجد محمود چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-13 راولپنڈی کے علاقے میں اٹک آئل ریفائنیری واقع ہے۔ اس ریفائنیری نے عوام کو سہولت دینے کی بجائے مختلف مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ اس ریفائنیری کی وجہ سے علاقہ میں پانی کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ زیر زمین پانی میں تیل شامل ہو چکا ہے۔ مزید برآں کمپنی کے پٹرول سے بھرے بڑے بڑے ٹینکر ہر وقت آبادی میں کھڑے رہتے ہیں جس سے عام آدمی کی زندگی خطرے میں پڑ چکی ہے۔ ٹینکرز کا پارکنگ کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی وقت کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے اور امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن اس کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری اشرف علی کی ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار

چودھری اشرف علی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "قومی فیصلہ" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 13- نومبر 2018 کی خبر کے مطابق شہر بھر میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار ہو گئی، حکام خاموش تماشائی اور شہر بھر میں 500 سے زائد غیر رجسٹرڈ سکول چل رہے ہیں جو بنیادی سہولیات بھی فراہم نہیں کر رہے۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ شہر بھر میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار ہو گئی، حکام خاموش تماشائی بن گئے اور شہر بھر میں 500 سے زائد غیر رجسٹرڈ سکول چل رہے ہیں جو بنیادی سہولیات بھی فراہم نہیں کر رہے۔

چھوٹے چھوٹے گھروں میں بنائے گئے تنگ و تاریک سکولوں میں معصوم طلباء سے تعلیم کے نام پر کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ والدین سے ماہانہ فیس کے علاوہ دیگر اضافی اخراجات بھی لئے جا رہے ہیں مگر محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے افسران سکول مالکان سے حصہ لے کر سب اچھا ہے کی رپورٹ حکام کو پہنچا رہے ہیں۔ پرائیویٹ سکولوں کی لوٹ مار کی وجہ سے اکثر والدین اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کروانے کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ یہ امر بھی باعث تشویش ہے کہ جو سکولز رجسٹرڈ ہیں اور جن سکولز کے نام بڑے ہیں وہ من مانی اور بھاری فیسیں وصول کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی ادارے کے mono والی books اور سٹیشنری مارکیٹ سے کئی گناہ زیادہ مہنگی طلباء و طالبات کو بیچ رہے ہیں کیونکہ ایسے تعلیمی اداروں میں صرف ان کے اپنے mono والی books اور سٹیشنری ہی قابل قبول ہوتی ہے جس کے باعث والدین مہنگے داموں books اور سٹیشنری خریدنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس طرح رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سکول مالکان تعلیم کے نام پر دونوں ہاتھوں سے شہریوں کو لوٹ رہے ہیں جبکہ حکام خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں جس بناء پر شہریوں میں شدید بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار جناب مراد راس سے متعلقہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم پرائیویٹ ممبرز بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ پہلے ہم مورخہ 4- دسمبر 2018 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ قرارداد سیدہ زہرا نقوی نے پیش کی تھی۔ اس پر وزیر سوشل ویلفیئر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لہٰذا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ معزز وزیر کی والدہ کا انتقال ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لا رہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ صوبہ بھر میں بھیک مانگنے والوں کی بحالی کے لئے The Punjab Vagrancy Ordinance 1958 نافذ العمل ہے جس کے تحت ایسے تمام بھکاری جن کو عدالت کی طرف سے سزا دی جاتی ہے ان کی بحالی کی ذمہ داری محکمہ سوشل ویلفیئر کی ہے۔ محکمہ نے اس سلسلے میں لاہور میں ویلفیئر ہوم قائم کیا ہوا ہے۔ چونکہ پہلے سے ہی اس سلسلے میں قانون موجود ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قانون پر عملدرآمد کے لئے محکمہ پولیس اور دیگر محکمہ جات جو اس معاملے میں شامل ہیں اُن کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ The Punjab Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت اپنی ذمہ داری پوری کریں اور گداگروں کو عدالتوں میں پیش کر کے ان کو محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے قائم کردہ ویلفیئر ہوم میں بھجوائیں تاکہ ان کی بحالی کے لئے اقدامات کئے جا سکیں۔ اس سلسلے میں قانون پہلے ہی موجود ہے جس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے لیکن محترمہ نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ جو گداگر وہاں پر ہیں اُن کو روزگار فراہم کیا جائے۔ روزگار فراہم کرنے کے لئے پہلے ان کی custody محکمہ کو دینا ضروری ہے لہٰذا آرڈیننس کے تحت محکمہ کے پاس ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے کہ وہاں سے اُن کو گرفتار کرلے البتہ عدالتوں کے ذریعے کسی کی custody دی جائے گی تو ان کی بحالی کے لئے محکمہ باقاعدہ اقدامات کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں محترمہ کے ساتھ بیٹھ کر یہ ساری صورتحال explain کروں گا اور I will try to satisfy her کہ محکمہ اب تک جو اقدامات کر رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے مطمئن ہوں گی۔ اگر اس سلسلے میں مزید وہ کوئی تجویز دینا چاہیں تو انشاء اللہ ان کی تجویز لے کر محکمہ اس پر عملدرآمد کرے گا۔ شکریہ

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اس بارے میں آپ کو بتاؤں گی کہ لاہور میں رائیونڈ روڈ پر beggars home بنا ہوا ہے۔ میں نے 20۔ستمبر 2018 کو وہاں پر visit کیا۔ 17۔جنوری 2017 سے لے کر ستمبر 2018 تک وہاں پر کوئی beggar نہیں گیا جبکہ عملہ کو تنخواہیں دی جا رہی ہیں اور کلرک کی تنخواہ بھی 34 ہزار روپے ہے۔ وہاں کی سپرنٹنڈنٹ خاتون کو ائر کنڈیشنڈ رہائش بھی ملی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس اُس beggars home کی تصویریں موجود ہیں جہاں پر 100 بیڈ لگے ہوئے ہیں اور LCDs بھی لگی ہوئی ہیں۔ میں اُس کی تحقیقات کے لئے ایوان سے درخواست کروں گی کہ اس کی تحقیق کریں کہ اتنا پیسا کہاں گیا کیونکہ اُن کو بیٹھے بٹھائے تنخواہیں مل رہی ہیں؟ ہر چوک پر بھکاریوں کا کھڑے ہونا ہمارے لئے باعثِ شرم ہے کیونکہ بیرون ملک سے آئے لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ جب beggars home بنے ہوئے ہیں تو ہمیں ٹریفک اشاروں پر یہ beggars کیوں نظر آتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کی تحقیقات کی جائیں کہ beggars home کے اہلکاروں کو بیٹھے بیٹھے تنخواہیں کیوں دی گئی ہیں اور میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اس پر کمیٹی بنائیں اور serious action لیا جائے؟

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! سیدہ زہرا نقوی کی قرارداد بہت اچھی ہے اور میں اس پر تھوڑا سا بولنا چاہتی ہوں کہ چوک پر سب بے روزگار نہیں ہیں۔ ٹھیکیداروں نے چوک بانٹے ہوئے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پر کوئی دوسرا آ جائے۔ وہ ٹھیکیدار معذوروں کو کرائے پر لاتے ہیں اور تھوڑی سی رقم دے کر باقی رقم ٹھیکیدار خود لیتے ہیں لہٰذا اس پر ضرور کارروائی کریں۔ نوجوان عورتیں بچوں کو افیون دے کر کندھے پر لگا لیتی ہیں جو روتے ہی نہیں۔ جیسے ہمارے بچے رویا کرتے ہیں تو اُن کے بچے کیوں نہیں روتے؟ وہاں پر پولیس کی ضرورت ہے اس لئے اُن ماں باپ کو پکڑیں جو بچوں سے بھیک منگوا رہے ہیں۔ فیشن یہ ہے کہ نوجوان لڑکیاں چوکوں میں کھڑے ہو کر بھیک مانگتی ہیں لہٰذا پولیس کو انہیں پکڑنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ kindly ان کو پکڑیں کیونکہ ٹھیکیداروں نے چوکوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم مفادِ عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد راجہ یاور کمال خان کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ڈومیسائل کے اجراء کو بند کرنے اور
قومی شناختی کارڈ کو ہی ڈومیسائل قرار دینے کا مطالبہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اضلاع سے ڈومیسائل کے اجراء کو فی الفور بند کیا جائے اور قومی شناختی کارڈ کو ڈومیسائل قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اضلاع سے ڈومیسائل کے اجراء کو فی الفور بند کیا جائے اور قومی شناختی کارڈ کو ڈومیسائل قرار دیا جائے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ یہ قرارداد میرے متعلقہ نہیں تھی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Are you in favour of it?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے اس میں موقع دیں تو میں اس پر اپنا point of view دے دیتا ہوں۔ میں اس کو as such oppose نہیں کرتا لیکن میں آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں اور اگر معزز ممبر اتفاق کریں گے تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس قرارداد کو pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں فیڈرل گورنمنٹ already کچھ اقدامات لے رہی ہے۔ اگر اس قرارداد کو

pending فرمالیں گے تو ہم کم از کم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ contact کر کے اُن کا point of view بھی لے لیں گے کیونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ
کیمروں کے سسٹم میں بہتری لانے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔"

جناب سپیکر! پنجاب کی مختلف شاہراہوں پر، ہسپتالوں کے باہر، بازاروں کے باہر اور ہر چھوٹی بڑی شاہراہوں پر کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ اُن کی کوالٹی بہتر نہیں ہے اور تصویر دھندلی نظر آتی ہے۔ کروڑوں روپے کے پراجیکٹ کو سستے اور غیر معیاری کیمروں کی نذر کرنے کے بعد اس کی maintenance کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ تصویر صاف نظر نہیں آتی جس کی وجہ سے مجرم پکڑے بھی نہیں جاتے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اعلیٰ کوالٹی کے کیمرے نصب کرنے کے بعد ان کی maintenance کا بھی خیال رکھا جائے اور ماضی میں اس پراجیکٹ پر ہونے والے کروڑوں روپے کے گھپلے کی انوسٹی گیشن بھی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔"

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! مال روڈ پر ہونے والے دھماکے کے دہشت گرد انہی کیمروں کی وجہ سے پکڑے گئے تھے اور ہم نہیں کہہ رہے بلکہ میڈیا گواہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ It's a very good system it's a biggest wall in Asia. بہت اچھا سسٹم ہے اور ہم صرف تنقید کے لئے سوالات اور قراردادیں لائیں بلکہ یہاں بہتری آنی چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! انہوں نے بھی سسٹم میں بہتری لانے کی بات کی ہے اور سسٹم میں بہتری آنی چاہئے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب کردہ کیمروں کے سسٹم میں بہتری لائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

زرعی ٹیوب ویلز پر سبسڈی واپس لینے کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لٰہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لٰہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔"

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر یہ اپنی memory recall کریں تو مسلم لیگ (ن) کی حکومت جب ختم ہو رہی تھی تو دو دن پہلے ایک نوٹیفکیشن جاری ہوا کہ تین مہینے کے لئے کسانوں کے ٹیوب ویلوں کا 5 روپے 35 پیسے فی یونٹ فلیٹ ریٹ کیا۔

جناب سپیکر! آپ بہتر جانتے ہیں کہ نگران حکومت تھی تو اس کے بعد جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے اس فلیٹ ریٹ کو مزید extend کر دیا ہے۔ محرک جو قرارداد پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 5 روپے 35 پیسے ہمارا فلیٹ ریٹ ہے تو یہ اس سے زیادہ کیا چاہ رہے ہیں کہ وفاقی حکومت سے سفارش کی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا:

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ نہری پانی کی کمی ہے اور زمیندار اپنے پیٹر انجن اور ٹیوب ویلوں کے ذریعے جنہیں بجلی کا کنکشن مہیا کیا جاتا ہے، اس سے اپنی زمینوں کی آبپاشی کر کے پاکستان اور پنجاب کے اندر زرعی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں۔ ماضی میں یہ سبسڈی ملتی رہی ہے تو اس وقت میری قرارداد میں صرف سفارش ہے کہ اگر حکومت پاکستان اس سابقہ سبسڈی کو بحال رکھنا چاہتی ہے تو آپ کو یا کسی اور کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ صرف سفارش ہی کرنی ہے۔ پورے پنجاب کے زمینداروں کا مسئلہ ہے تو میں آپ کی وساطت سے منسٹر موصوف سے استدعا کروں گا کہ ہاؤس سفارش ہی کر رہا ہے اور فیصلہ وفاقی حکومت نے کرنا ہے اس لئے قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے یا اس کی favour کی ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو سختی سے oppose کرتا ہوں۔ یہ کیسے کسانوں کی بات کر رہے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں کسانوں کو کچھ نہیں دے سکے اور آج یہ کسانوں کے حق کی بات کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"کسان دشمن حکومت نامنظور" کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Let me put it to the House now

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی مقاصد کے لئے نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں پر وفاقی حکومت کی جانب سے سبسڈی واپس لئے جانے سے زراعت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہایت پریشان اور مایوس ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ ابھی جو قرارداد پیش ہوئی ہے تو چونکہ آپ question put کر چکے تھے، میں بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ آپ کے حکم کے بعد میں اس میں مداخلت کرتا لیکن میں یہ بات عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ سبسڈی کی بات نہیں ہے بلکہ کسانوں کی بہتری کے لئے یہ جو ہمارا 100 دن کا پروگرام چل رہا تھا تو اس میں باقاعدہ ایک ایگریکلچر پالیسی آ رہی ہے جس میں کسانوں کی بہتری کے لئے پورا ایک package لایا جا رہا ہے جس میں یہ تمام امور شامل ہیں کہ سبسڈی کتنی ہو گی، باقی کیا مراعات دی جائیں گی، ایگریکلچر کو کس طرح boost دیا جائے گا اور کسانوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے۔ کسانوں کے لئے یہ ایک جامع پالیسی آ رہی ہے تو یہ تاثر جس طرح اپوزیشن کے دوستوں نے کہا کہ کسانوں کے خلاف ہے تو کسانوں کے خلاف بات نہیں ہے اور ہم شاید اس سبسڈی کو مزید بہتر کر رہے ہیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! قرارداد کی مخالفت کر کے حکومت نے کسان دشمنی کا ثبوت دیا ہے لہٰذا ہم احتجاج کے طور پر اس ایوان سے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کسانوں کے حق میں
احتجاج کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ میں چودھری ظہیر الدین اور میاں محمد اسلم اقبال صاحبان سے کہتا ہوں کہ اپوزیشن چونکہ واک آؤٹ کر گئی ہے اس لئے kindly انہیں منا کر ایوان میں لائیں۔ اگلی قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری میاں محمد اسلم اقبال اپوزیشن
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

کراچی میں چینی قونصلیٹ پر حملے کی پُرزور مذمت اور حملہ ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر واستقامت کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہو گی۔

یہ ایوان اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23۔ نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر واستقامت کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہو گی۔

یہ ایوان اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 23-نومبر 2018 کو کراچی میں واقع چینی قونصلیٹ پر دہشت گردانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور سویلین افراد کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لئے صبر واستقامت کے لئے دعاگو ہے۔

یہ ایوان اس حملے کو پاک چین دوستی کو سبوتاژ کرنے اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کے ساتھ ساتھ پاک چین حالیہ معاہدوں اور سی پیک کو ناکام بنانے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک چین دوستی لازوال ہے اور اس قسم کے واقعات سے اس دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ دوستی مزید مضبوط ہوگی۔

یہ ایوان اس قسم کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، welcome back.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں اور میاں محمد اسلم اقبال اپوزیشن کو منانے قائم مقام اپوزیشن لیڈر کے پاس گئے تھے تھوڑی سی غلط فہمی تھی جو کہ دُور ہوئی ہے یہ تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کے آنے سے ہی ہمارے ہاؤس میں ایک خوبصورتی آتی ہے اور ہم ان کی تنقید سے راہنمائی لیتے ہیں اور آج کی جو قرارداد تھی اُس میں وزیر قانون نے properly explain کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے گزارش کی ہے کوئی سبسڈی واپس نہیں لی جا رہی اور فلیٹ ریٹ کے لئے بھی ہمارے پاس تجاویز آچکی ہیں ایک چیز جو میں ایگریکلچر منسٹر سے کہوں گا میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ گنے کے بارے میں جو parleys ہوئے ہیں کل آپ تشریف لائیں 180 per 40kg amount کے حساب سے payment کی جائے گی جتنے بھی parleys ہوئے ہیں اُس کے درمیان جو بھی رولز یا شرائط طے ہوئی ہیں کل آپ ساری معلومات لینے کے بعد یہاں پر ارشاد فرمادیجئے گا اور میں پھر ایک دفعہ معزز اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! ہمارے جو منسٹر ایگریکلچر ہیں ان کو ذرا یہ تلقین کر دیں کہ اگر کوئی ایم پی اے آئے تو اُس کو مل بھی لیا کریں منسٹر صاحب کسی کو ملتے ہیں اور نہ ہی کسی سے بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مل بھی لیا کریں اور چائے کافی کا بھی پوچھ لیا کریں ساتھ میں بسکٹ بھی ہوں۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! بسکٹ نہیں کوئی اچھا سا کھانا بھی ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسکٹ نہیں کوئی اچھا سا کھانا بھی ہو، snacks وغیرہ refreshment کے لئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! کل جو ہم نے دو توجہ دلاؤ نوٹسز pending کئے تھے اُن کے حوالے سے بتادیں۔

توجہ دلاؤ نوٹسز نمبر 23 اور 24 بابت تھانہ بمبانوالہ میں شہری کی ہلاکت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل جناب سپیکر نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 23 اور 24 کے بارے میں حکم دیا تھا کہ متعلقہ ضلع کے ڈی پی او اور دونوں کیسز کے متعلقہ مدعی صاحبان ہیں اُن کو یہاں پر بلا کر hearing کی جائے۔

جناب سپیکر! آج میں نے ڈی پی او سیالکوٹ، ڈی ایس پی، ایس پی انوسٹی گیشن اور ایس ایچ او جو دونوں کیسز سے concerned ہیں اُن کو یہاں بلایا تھا اور میں نے یہ امر ہمارے دوست معزز ممبران جن کی طرف سے یہ توجہ دلاؤ نوٹسز تھے اُن کی خدمت میں بھی ساری progress پیش کر دی ہے۔ سپیکر صاحب کا حکم یہ تھا کہ ڈی پی او خود موقع ملاحظہ کریں ڈی پی او کل متعلقہ گاؤں میں جا رہے ہیں اور وہاں جا کر وہ خود ساری انوسٹی گیشن کو monitor بھی کریں گے اور پھر کھلی کچہری بھی لگائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے مدعی فریق کو اس بات کی تسلی دلائی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان دونوں مقدمات کے ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس وقت تک جتنی بھی پولیس کی طرف سے انوسٹی گیشن میں پیشرفت ہوئی دونوں مدعی فریقین اُس پیشرفت سے مطمئن ہیں باقاعدہ میں نے اُن کو questionnaire دیا تھا کہ اگر اُن کو کوئی پولیس کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی کا اندیشہ ہے تو وہ بھی بتائیں، پولیس اُن کے ساتھ cooperate نہیں کر رہی تو وہ بھی بتائیں تو انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں یقین دلایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اور اُن کو انصاف دلایا جائے گا بہت شکریہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ بنچ بنانے کے حوالے سے قرارداد ایجنڈے پر لانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں ہائی کورٹ کے بنچ کے لئے قرارداد جمع کروائی ہے تو آپ نے کہا تھا کہ لاء منسٹر صاحب نہیں ہیں تو kindly یہ بڑا serious mater ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اُسی سے ملتا جلتا فیصل آباد کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج 22واں روز ہے فیصل آباد، گوجرانوالہ اور دوسرے شہروں کے وکلاء strike پر ہیں، عدالتیں بند ہیں اور عام لوگوں کو مسائل پیش آرہے ہیں۔ آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے ہماری گزارش ہے کہ انصاف جو ہوتا ہے یہ مقامی ہوتا ہے یہ مدعی کو اُس کی دہلیز پر ملنا چاہئے تو آپ سے اس بارے میں گزارش ہے ہمارے موجودہ وزیراعظم جو آپ کے ہیں وہ جب فیصل آباد گئے تو انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ سب سے پہلے میں فیصل آباد کو ہائی کورٹ کا بنچ دوں گا۔ اب تو جو 100 دن کی ہنی مون کا پریڈ تھا وہ بھی گزر گیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اس پر کوئی ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگوں کو وہاں پر سستا اور فوری انصاف مل سکے۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ ہے ساہیوال میں ہائی کورٹ کے بنچ کے قیام کے لئے میں نے بھی قرارداد جمع کروائی ہے تو وزیر قانون نے دو دن پہلے بھی وہ بیان دیا تھا کہ پانچ بنچز کے لئے جو move چل رہی ہے اور جو ہمارے وکلاء صاحبان ہیں وہ ہڑتال پر ہیں سائلین بڑے پریشان ہو رہے ہیں وکلاء الگ پریشان ہیں تو اس کے لئے کوئی ایسا اقدام کیا جائے تاکہ ہمارے جو سائلین ہیں، ہمارے جو لوگ ہیں اُن کو پریشانی سے بچایا جا سکے تو اُس پر جلد از جلد اقدام کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! میں نے قرارداد جمع کروائی ہے آپ نے کہا کہ لاء منسٹر صاحب کے پاس comments کے لئے گئی ہے تو kindly مجھے اُس کو ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب جواب دیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے میں نے دو تین دن پہلے بھی اس سلسلے میں گزارش کی تھی اور میں پھر آپ کے توسط سے معزز ممبران کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ بنچز کا قیام ہائی کورٹ سے متعلقہ ہے اور متعلقہ ہائی کورٹ نے ہی اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ آج سے چند دن پہلے میں خود گوجرانوالہ وکلاء صاحبان کے پاس حاضر ہوا تھا، ان سے بات کی اس کے بعد وکلاء کا ایک delegation گورنر پنجاب سے ملا تھا اور میں بھی وہاں موجود تھا۔

جناب سپیکر! گورنر صاحب نے بھی انہیں اس بات کا یقین دلایا تھا کہ جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے ہم ہر وہ قدم اٹھانے کے لئے تیار ہیں جو ایک عام آدمی کے فائدے اور بہتری کے لئے ہو گا۔ جس طرح معزز ممبر نے انصاف کی فراہمی کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے حوالے سے فرمایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کا بھی عوام سے یہی وعدہ ہے اور اس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سے بھی ملاقات ہوئی تھی شاید ایک آدھ دن میں پھر دوبارہ ملاقات ہو لیکن گورنمنٹ between lawyers and judiciary mediator کا role ادا کر رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہماری یہ کوشش ہے کیونکہ میں واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنتا ہے تو وہ حکومت کی ذمہ داری ہو گی۔

جناب سپیکر! ہمیں اپنی اس ذمہ داری کا احساس ہے اور ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ گزشتہ 27,28 دن سے جس طرح عدالتوں کے سائلین خوار ہو رہے ہیں اور اس کے علاوہ پانچوں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں جو لاء اینڈ آرڈر کی situation ہر روز بن رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس سنجیدہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ بہت جلد اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ کابینہ کا ہے اور اس کے بعد یہ گورنر صاحب کا ہے۔ لاء منسٹر صاحب میرے سینئر ہیں اور میرا تعلق بھی legal fraternity سے ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ already پاس ہو چکا ہے۔ اسے سابقہ چیف جسٹس نے کر دیا تھا اور کیبنٹ نے بھی منظور کیا تھا۔ گورنر صاحب نے اس پر کام کرنا ہے اور اس پر sign کرنے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ سابقہ گورنمنٹ جو ان کی تھی، اس گورنمنٹ نے اس پر cabinet decision لیا تھا اور وہ cabinet decision ہائی کورٹ جا چکا تھا۔ ان کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ اس cabinet decision پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب اگر موجودہ حکومت سے یہ کہا جائے کہ وہ بھی ایک cabinet decision لے کر وہاں بھیج دے تو جو ان کے cabinet decision کا حشر ہوا تھا وہی ہمارا ہوگا اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس مسئلے کا کوئی مثبت حل نکالا جائے تاکہ نہ گورنمنٹ، embarrass judiciary ہو اور نہ ہی وکلاء کے کام کا حرج ہو اس لئے ہمیں اس کا کوئی بہتر حل نکالنا چاہئے۔ شکریہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب قیصر اقبال!

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ ہاؤس تو recommend کر دے۔ اسے ہائی کورٹ کرے گا اور نہ ہی گورنر صاحب کریں گے تو ہاؤس میں تو ہمیں کرنا چاہئے۔ وزیر قانون ماشاء اللہ بڑی پیاری پیاری باتیں کر رہے ہیں لیکن ہاؤس میں قرارداد پیش کرنے کی بھی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ اگر یہ ہاؤس recommend کر دے گا تو پھر کون سی قیامت آجائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے clarify کر دیا ہے اب اس میں قرارداد پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ میں نے اس حوالے سے قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے اور میرے علاوہ دوسرے دوستوں نے بھی قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ کی قرارداد ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسے out of turn لے لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ سب کو floor دے رہے ہیں اور میں کافی دیر سے floor مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں! آپ غصہ نہ کریں بات کریں، آپ بہت جذباتی ہیں۔ (قہقہہ)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مہربانی۔ میں سب سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا آج تک اس tenure میں جتنا بزنس آیا ہے وہ تمام کا تمام kill کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات لا رہا ہوں اور میں نے بہت کوشش کی ہے کہ پچھلے چار ماہ میں میرا جتنا بزنس جمع ہوا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ floor پر ضرور آ جائے چاہے دس فیصد آ جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلے بھی مہربانی کی تھی اور مجھے بات کرنے کا موقع دیا تھا اب اگر یہ intentionally ہو رہا ہے تو کوئی بات نہیں وقت بدلتے دیر نہیں لگتی لیکن آج میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کیا لوگوں کو روزگار مل رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اب دیکھ لینا وقت بدلتے دیر نہیں لگتی، آپ دیکھ لیں اس چیز کو realize کر لیں۔

لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کے معاملے پر ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس وقت تجاوزات کے معاملے پر جو کچھ لاہور میں تباہی مچ رہی ہے اس حوالے سے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آج آپ ایک تاریخی کام کر دیں۔ آپ ایک ہاؤس کی کمیٹی بنائیں اور fact finding کروائیں۔ لاہور والڈ سٹی ہزار سال پہلے بھی اسی طرح تھا اور آج وہاں تنگ گلیوں میں تجاوزات کے خلاف جو تباہی مچا کر لوگوں کو بے روزگار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہزاروں خاندان ہیں۔ یہاں میرے پی ٹی آئی کے دوست بیٹھے ہیں وہاں جو ظلم عظیم ہو رہا ہے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جا سکے گا۔ میں ذمہ داری سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آج سے سو سال پہلے بھی یہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ آج ان کے تھڑے، ان کی دکانیں توڑی جا رہی ہیں اور ان کے پاس جو documents ہیں وہ بھی نہیں دیکھے جا رہے ہیں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ settlement کے ریکارڈ کی تصدیق کرانا ناممکن ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں جس میں لاہور کے کچھ لوگ ہوں میں وہاں prove کروں گا کہ کس طرح زیادتی کی جا رہی ہے اور کس طرح ہزاروں خاندانوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

خانیوال عدالت کے سامنے دو خواتین کی ہلاکت پر ایکشن لینے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک چیز remind کرانا چاہوں گی کہ کل 10۔دسمبر تھا اور and it was the International Day for Human Rights

Mr Speaker! It was the day when the universal declaration of Human Rights was accepted by the United Nations but what happened yesterday. It was disquieting and

alarming there were two women who were killed right in front of the door of the Court

جناب سپیکر! خانیوال میں عدالت کے سامنے دو خواتین قتل ہوئیں۔ جو ہماری قابل احترام شیریں مزاری صاحبہ ہیں ان کی طرف سے بھی کوئی ایسی statement نہیں آئی کہ اس کو condemn کیا گیا ہو اور I would like to ask the Law Minister why were these two women killed? یہ قانون کا مذاق ہے کہ عدالت کے گیٹ کے سامنے دو خواتین ماری گئیں۔ یہ بتایا جائے کہ اس پر کیا ایکشن ہوا ہے اور پولیس نے ابھی تک کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Human Rights پر ایک قرارداد آ رہی ہے ہم اس میں آپ کا نام شامل کر دیتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ محترمہ نے ایک سوال اٹھایا ہے اور یہ پوچھا ہے کہ گورنمنٹ نے اس سلسلے میں اب تک کیا کیا ہے؟ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ آج یہ بات میرے نوٹس میں آئی تھی اور ہم نے already اس کی رپورٹ منگوائی ہے کل 11:00 بجے متعلقہ افسران یہ رپورٹ لے کر آ رہے ہیں وہاں یہ محترمہ بھی تشریف لے آئیں ان کے سامنے ان سے پوچھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ensure کیا جائے گا کہ جو لوگ ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کے معاملے پر
ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

(---جاری)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ I would like to request you کہ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ یہاں معزز وزیر لوکل

گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چیف سیکرٹری نے ایک لیٹر بھیجا ہے جس پر لکھا ہے کہ جو بھی ریڑھی بان یا اس سے متعلقہ دوسرے ہیں، ہمارے اپنے اپنے حلقوں میں

Mr Speaker! I am sure there must be so many other members and parliamentarian…

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہتر یہ ہے کہ جس دن منسٹر صاحب آئیں گے آپ اس دن پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ آپ کے چیف سیکرٹری صاحب نے جو لیٹر لکھا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ اس کا جواب دیں میں ثابت کرتا ہوں لاہور میں جو تباہی مچ رہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چیف سیکرٹری نے متعلقہ کمشنرز کو جو لیٹر لکھا ہوا ہے اور وہ ہمارے ڈسٹرکٹس میں ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو بھی بھیجے ہیں اگر وہ لیٹر authentic ہے تو یہاں معزز وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہمارے بڑے بھائی بھی ہیں میری ان سے request ہوگی کہ یہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنرز کو convey کریں کہ جو جگہیں گر چکی ہیں اور ان کو move out کیا جا چکا ہے اگر وہ اس لیٹر کے اوپر They have got the paper's and they have got the record with them براہ مہربانی اس پر تھوڑا ایکشن لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لٹھہ مساوی کے اوپر سپریم کورٹ نے آرڈر کیا ہوا ہے۔ یہ میرے سامنے پرانی مساویاں لائیں میں انہیں بتاتا ہوں کہ اس پر کیا جرم ہوا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ مومنہ وحید!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے دو معزز ممبران نے ایک معاملہ اٹھایا ہے وہ آپ نے درست فرمایا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ instructions ڈسٹرکٹ level پر بھیجی گئی ہیں تو جہاں تک میرے علم میں ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا ہے، They have been directed کہ وہ اور متعلقہ ممبران جو صوبائی اسمبلی ہیں ان کے ساتھ اجلاس کریں اور اگر کسی جگہ پر کوئی اس قسم کی شکایت ہے تو اس کا ازالہ کریں۔ آپ نے جس طرح ابھی فرمایا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ آج تمام

ڈپٹی کمشنرز کو پھر دوبارہ ہدایات جاری کی جائیں گی اور معزز ممبران سے میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر ڈپٹی کمشنرز اس سلسلے میں کوئی اجلاس بلائیں تو آپ وہاں تشریف لے جائیں، اپنا point of view دیں اور جو مسائل وہاں پر حل ہو سکتے ہیں وہ کریں۔ شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، last word.

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! Thank you very much for your answer. Kindly I would like to request if you will take action today we will by really thankful and if the meeting can be held today or tomorrow I shall be really grateful

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب صہیب احمد ملک۔ اب ہم زیرو آور نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس جناب گلریز افضل چن کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ!

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی فیسوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز انتظامیہ نے طلباء کی فیس میں تین لاکھ روپے اضافہ کر دیا ہے جو والدین پر اضافی بوجھ کا باعث ہے جبکہ میڈیکل کالجز پیسا بنانے کی مشین بن گئے ہیں۔ یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے یہ اضافہ فوراً واپس لیا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس پر مزید بات کرنا چاہ رہی ہیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! جی! میں اس پر یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ وہ والدین جو کسی ایک کرائے کے مکان میں رہتے ہیں وہ اپنا پورا بجٹ پانچ سال کے لئے design کرتے ہیں اور اپنے بچوں کی فیس کا بندوبست کرتے ہیں۔ یہ کالجز شروع میں تو بہت اچھا package دے دیتے ہیں،

پرائیویٹ کالجز تو خیر ایک مافیا بن گئے ہیں کیونکہ ہمارے گورنمنٹ کے اداروں میں اتنی سیٹیں نہیں ہوتیں۔ ایڈمیشن کے لئے جب طلباء جاتے ہیں تو بتایا جاتا ہے کہ کوٹا ختم ہو چکا ہے۔ یہ کوٹا کہاں چلا جاتا ہے؟ کیونکہ ہمارے مڈل کلاس کے بچوں کو بھی پرائیویٹ کالجز میں جانا پڑتا ہے اور پھر دو سال کے بعد پتا چلتا ہے کہ فیسیں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ ہاؤس میں اس issue کو address کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جو فیس کا ذکر کیا گیا ہے اس فیس کا تعین چیف جسٹس صاحب نے کیا ہے، it has been done in the Supreme Court. یہ مسئلہ سپریم کورٹ کے آگے parents ہی لے کر گئے تھے۔ اس مسئلہ میں دو بڑی اہم چیزیں تھیں ان میں ایک یہ تھا کہ یہ میڈیکل کالجز donations بھی لیا کرتے تھے اور ساتھ فیس بھی لیتے تھے۔

جناب سپیکر! اب میڈیکل کالجز کے donations لینے پر مکمل پابندی ہو گئی ہے اور فیس کا تعین چیف جسٹس صاحب نے کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آورنوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آورنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب محترمہ مسرت جمشید، محترمہ عابدہ بی بی اور محترمہ حنا پرویز بٹ انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! چیف جسٹس صاحب نے جو نوٹس لیا تھا اس کو مہینوں گزر چکے ہیں اور اس کا ابھی تک کوئی بھی نتیجہ سامنے نہیں آ سکا۔ اب اس suo-motu کا کیا status ہے ہمیں کم از کم اس سے آگاہ تو کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی، محترمہ مسرت جمشید!

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انسانی حقوق کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سال 2019 کو پاکستان میں انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"10۔دسمبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔اس دن کو منانے کا مقصد بلا تخصیص مذہب، رنگ نسل و جنس دنیا بھر میں انسانی حقوق کی قدر اور امن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔ ہر انسان کو زندگی آزادی اور

جائیداد مذہبی تعلیمی اور کام کرنے اور دوسرے مذاہب کا خیال رکھنے کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ حقوق و فرائض کو سمجھنا وقت کی ضرورت ہے کہ کسی ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور حقوق وفرائض کی ادائیگی میں برداشت سب سے اہم عنصر ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25 شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے مطابق 2019 کو پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار داد دیا جائے اور اس سال کو ہر شہری کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے مختص کیا جائے نیز اس سال پورے پاکستان میں حکومتی سطح پر بنیادی انسانی حقوق سے متعلق پروگرام اور سیمینار منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام الناس حقیقی طور پر اپنے بنیادی انسانی حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"10-دسمبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد بلا تخصیص مذہب، رنگ نسل و جنس دنیا بھر میں انسانی حقوق کی قدر اور امن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔ ہر انسان کو زندگی آزادی اور جائیداد مذہبی تعلیمی اور کام کرنے اور دوسرے مذاہب کا خیال رکھنے کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ حقوق و فرائض کو سمجھنا وقت کی ضرورت ہے کہ کسی ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور حقوق وفرائض کی ادائیگی میں برداشت سب سے اہم عنصر ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25 شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے مطابق 2019 کو پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرار داد

دیا جائے اور اس سال کو ہر شہری کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے مختص کیا جائے نیز اس سال پورے پاکستان میں حکومتی سطح پر بنیادی انسانی حقوق سے متعلق پروگرام اور سیمینار منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام الناس حقیقی طور پر اپنے بنیادی انسانی حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"10۔دسمبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔اس دن کو منانے کا مقصد بلا تخصیص مذہب، رنگ نسل و جنس دنیا بھر میں انسانی حقوق کی قدر اور امن کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔ہر انسان کو زندگی آزادی اور جائیداد مذہبی تعلیمی اور کام کرنے اور دوسرے مذاہب کا خیال رکھنے کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ حقوق و فرائض کو سمجھنا وقت کی ضرورت ہے کہ کسی ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور حقوق و فرائض کی ادائیگی میں برداشت سب سے اہم عنصر ہے۔انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25 شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس کے مطابق 2019 کو پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی آگاہی کا سال قرارداد دیا جائے اور اس سال کو ہر شہری کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے مختص کیا جائے نیز اس سال پورے پاکستان میں حکومتی سطح پر بنیادی انسانی حقوق سے متعلق پروگرام اور سیمینار منعقد کرائے جائیں تاکہ عوام الناس حقیقی طور پر اپنے بنیادی انسانی حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Wednesday, 12th December 2018 at 11:00 A.M.